غزل

از اسیر شاہجہانپوری

اپنی فطرت سے اگر اے موج تو غافل نہیں
کون کہتا ہے تری تقدیر میں ساحل نہیں

چاہیئے میرے جنوں کو اضطراب مستقل
چاک دامانی ہی میری زیست کا حاصل نہیں

کوئی منزل ہو ٹھہرنا میری فطرت کے خلاف
فطرۃً سالک ہوں میں میری کوئی منزل نہیں

حسرتِ رسوائیِ نامِ جنوں پوری ہوئی
بدگماں کیوں قیس سے اب صاحبِ محمل نہیں

مشکلاتِ زندگی سن سن کے جی گھبرا گیا
خود جو ہمت کی تو یہ دیکھا کوئی مشکل نہیں

گردشِ ایام جورِ ناروا کی حد بھی ہے
تو سمجھتی ہے مرے سینے میں شاید دل نہیں

میری منزل جادۂ افلاک سے آگے اسیر
میری منزل منزلِ دنیائے آب و گِل نہیں